بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۲۲ ہجرت ۱۳۴۳ھ	۹ محرم ۱۳۸۴ھ ۲۲ مئی ۱۹۶۴ء	نمبر ۱۱۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۱ مئی بوقت ۱/۲-۷ بجے صبح

کل حضرت اقدس کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی اور ضعف میں بھی کمی رہی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رُوحانی زندگی کے تمام جاوِدانی چشمے محض حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل دُنیا میں آ رہے ہیں

آپ کو سب انبیاء کے صفتی نام دیئے گئے ہیں۔ آپ تمام انبیاء کے کمالات متفرقہ اور خصائل مختلفہ کے جامع تھے۔

(۱) "روحانی زندگی کے تمام جاوِدانی چشمے محض حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طفیل دنیا میں آ رہے ہیں۔ یہی امت ہے کہ اگرچہ نبی تو نہیں مگر نبیوں کی مانند خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہو جاتے رہے اور اگرچہ رسول نہیں مگر رسولوں کی مانند خدا تعالیٰ کے روشن نشان اس کے ہاتھ پر ظاہر ہوتے ہیں اور روحانی زندگی کے دریا اس میں بہتے ہیں اور کوئی نہیں کہ اس کا مقابلہ کر سکے۔ کوئی ہے کہ جو برکات اور نشانوں کے دکھلانے کے لئے مقابل پر کھڑا ہو کر ہمارے اس دعوے کا جواب دے۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۲۴)

(۲) "بات یہ ہے کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے نام اپنے اندر جمع رکھتے ہیں کیونکہ وہ وجود پاک جامع کمالات متفرقہ ہے پس وہ موسیٰ بھی ہے اور عیسیٰ بھی اور آدم بھی اور ابراہیم بھی اور یوسف بھی اور یعقوب بھی اسی کی طرف اللہ جل شانہ اشارہ فرماتا ہے فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہْ یعنی اے رسول تو ان تمام ہدایات متفرقہ کو اپنے وجود میں جمع کر لے جو ہر ایک نبی خاص طور پر اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ پس اس سے ثابت ہے کہ تمام انبیاء کی شانیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں جمع تھیں اور درحقیقت محمدؐ کا نام (صلی اللہ علیہ وسلم) اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ محمدؐ کے یہ معنے ہیں کہ بغایت تعریف کیا گیا۔ اور غایت درجہ کی تعریف تبھی متصور ہو سکتی ہے کہ جب تمام انبیاء کے کمالات متفرقہ اور صفات خاصہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں جمع ہوں"۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۴۳)

(۳) "سب انبیاء کے صفتی نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے گئے کیونکہ آپ تمام انبیاء کے کمالات متفرقہ اور خصائل مختلفہ کے جامع تھے اور اس طرح جیسے تمام انبیاء کے کمالات آپ کو ملے قرآن شریف بھی جمیع کتب کی خوبیوں کا جامع ہے۔ چنانچہ فرمایا فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ۔ وَمَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتَابِ۔ ایسا ہی ایک جگہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا ہے کہ تمام نبیوں کی اقتداء کر۔" (الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۳)

(۴) "ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کرے گا اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائے گا اور تمام نبیوں سے وہ افضل ہو گا۔ پھر جو شخص اس نبی جامع الکمالات کی پیروی کرے گا ضرور ہے کہ ظلی طور پر وہ بھی جامع الکمالات ہو۔" (چشمہ مسیحی صفحہ ۶۶)

فوری ادائیگی کی ضرورت

— محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب —

وقف جدید کے چندہ جات کی ادائیگی کی رفتار نا تسلی بخش اور باعث تشویش ہے احباب جماعت سے مخلصانہ گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر ادائیگی کی طرف توجہ فرما دیں۔ اسی طرح نئے وعدے بھجوانے والے احباب اگر وعدوں کے ساتھ ہی ادائیگی فرما سکیں تو بہت ہی کارِ ثواب ہو گا۔ اللہ تعالیٰ سب ایسے مخلصین کو اپنے حضور سے جزائے خیر دے۔ آمین۔

قادیان جانے والوں کیلئے ضروری ہدایت

بعض مصالح کے تحت فیصلہ کیا گیا تھا کہ جو اصحاب اپنے عزیزوں کی ملاقات یا شعائر اللہ کی زیارت کے سلسلہ میں قادیان جائیں وہ نظارت خدمت درویشاں سے اس کی باقاعدہ تحریری منظوری لے کر جائیں۔ اس ہدایت کا وقتاً فوقتاً روزنامہ الفضل میں بھی اعلان ہوتا رہتا ہے۔ مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض اصحاب اس ہدایت کی تعمیل میں تغافل برتتے ہیں۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا جملہ احباب جماعت کو پھر یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ احباب اس کی پابندی اختیار فرمائیں۔ اجازت حاصل کرنے کے سلسلہ میں جو درخواست نظارت ہذا میں بھجوائی جائے۔ اس پر امیر مقامی کی سفارش کا ہونا ضروری ہے۔

(ناظر خدمت درویشاں ربوہ)

ربوہ کا موسم

ربوہ ۲۱ مئی۔ کل شام یہاں تیز آندھی آئی مغرب کے بعد قریباً دو گھنٹے تک تیز جھکڑ چلتا رہا۔ جس کی وجہ سے مطلع گرد آلود ہو گیا اور تمام رات تیز ہوا چلتی رہی آج صبح بھی مطلع گرد آلود ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۶۴ء

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ

(۲)

حیرانی کی بات ہے کہ مضمون نگار "الوصیت" کا یہ حوالہ بھی خود ہی پیش کرتا ہے کہ:۔

"اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے سے ہوگا پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بنائے۔"

(پیغام صلح ۵/۶۴ ۱۳ ص ۳)

یہاں یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ مضمون نگار نے جو اوپر کا حوالہ نقل کیا ہے اس میں پہلا فقرہ تو متن کا ہے اور باقی ادھوری عبارت حاشیہ سے لے کر جوڑ دی ہے مکمل حاشیہ کی عبارت ذیل میں درج کی جاتی ہے:۔

"ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بنادے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابلِ اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔ منہ"

(الوصیت ص ۶ حاشیہ)

کیا مضمون نگار صاحب بتلا سکتے ہیں کہ یہ نیا کام جو انجمن کے سپرد نہیں ہوا کہاں سے نکل آیا۔ اگر انجمن ہی سب کچھ تھی تو "اللہ والوں" کا یہ ٹولہ کس غرض کے لئے تھا۔ کیا محض اس لئے کہ لوگوں سے بیعت لے کر بہ تمیک بندے انجمن کے حوالے کرتے چلے جائیں؟ کہ لو ان سے چندے اور خرچ کرو۔

پھر جب انجمن ہی سب کچھ تھی تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کیوں فرمایا کہ:۔

"جب تک کوئی خدا سے روح القدس پاکر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔"

پھر آپ نے رسالہ الوصیت میں قدرت اوّل اور قدرت ثانی کا جو ذکر فرمایا ہے کیا یہ محض زیب داستان کے لئے ہے؟ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انجمن کے کام محدود تھے اور ایسے تھے جو وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حین حیات میں بھی سرانجام دیتی تھی اور آپ کے خلفاء کے عہد میں بھی دیتی رہی ہے۔ ذرا غور فرمائیے کہ بیعت لینے کا جو عارضی قاعدہ حضور اقدس علیہ السلام نے بتایا ہے اس سے انجمن کو قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے ایسی بیعت لینے والے کو چالیس نیک لوگ انتخاب کر سکتے ہیں خواہ وہ کہیں ہوں۔

پھر غور فرمائیے کہ سب سے پہلے اگر آپ اس کو خلاف ورزی کہیں تو اس قاعدہ کی خلاف ورزی ان لوگوں نے کی جنہوں نے بعد میں انجمن کو بزعم خود ہر بات کا کرتا دھرتا بنانے کی کوشش کی۔ ان لوگوں نے باتفاق رائے ۲۷ مئی کو جبکہ ابھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جنازہ بے دفن پڑا تھا سیدنا حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خلیفۃ المسیح چن لیا۔ انہوں نے اپنے فعل سے مان لیا کہ روح القدس پاکر کھڑا ہونے والا چونکہ آگیا ہے اس لئے عارضی قاعدہ کی پابندی کی ضرورت نہ رہی۔ کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ اس عارضی قاعدہ پر ایک دن بھی ان بزرگوں نے عمل نہ کیا۔ اگر اس قاعدہ کو توڑا ہے تو اس کے توڑنے والے وہی ہیں جو آجکل منکرین خلافت کا پارٹ ادا کر رہے ہیں۔

مضمون نگار لکھتا ہے:۔

"حضور نے اپنی زندگی کے بعد بھی یہ اختیار کسی کو نہیں دیا بلکہ انجمن کو ہی کلّی طور پر خود مختار بنا دیا جس کا ثبوت آگے چل کر اپنے موقعہ پر پیش کیا جائے گا۔" (پیغام صلح ۵/۶۴ ۱۳ ص ۷)

ہم حیران ہیں کہ مضمون نگار کیا ثابت کرنا چاہتا ہے۔ کیا وہ یہ ثابت کر سکے گا کہ چالیس نیک لوگوں کے مقرر کردہ بیعت لینے والوں کو انجمن کے کاروبار میں کوئی دخل نہیں ہوگا اور انجمن کل سیاہ سفید کی مالک ہو جائے گی۔ پھر جو شخص روح القدس پاکر کھڑا ہوگا اس کے متعلق کیا خیال ہے؟ یعنی کیا وہ پیکرِ معطل ہوگا اور انجمن جو چاہے کرتی پھرے اس قسم کی نرالی انجمن اس زمین پر تو کبھی نہیں بنی شاید مریخ اور مشتری میں ہو تو علم نہیں۔ ایسی آپے سے باہر ہو جانے والی انجمن تو ہرگز وہ نہیں ہو سکتی جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تصور میں تھی جس کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی کہنا پڑا کہ

"پس مجھے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں۔" (بدر ۲۱ جنوری ۱۹۱۲ء)

مضمون نگار نے ایک عجیب اصول یہ بھی پیش کیا ہے کہ

"ظاہر ہے کہ روح القدس کے تائید یافتہ مجدد ہی ہوں گے۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"آج میں ایدناھم بروح القدس کی بحث لکھ رہا تھا جس میں میں نے بتایا ہے کہ مسیح کی کوئی خصوصیت نہیں روح القدس کے فرزند وہ تمام سعادتمند اور راستباز لوگ ہیں جن کی نسبت قرآن شریف میں "انّ عبادی لیس لک علیھم سلطان" (سورۂ حجر) وارد ہے۔"

(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۴۸ ص ۳ مورخہ ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۰۸ء)

عیسائیوں نے تو مسیح کے ساتھ روح القدس کی تائید کو مخصوص کیا تھا مضمون نگار نے مجددین کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے ع

جو چاہے آپکا حسن کرشمہ ساز کرے

اب اس حوالہ کو لیجئے جس کو مضمون نگار نے غلط ملط کر کے ادھورا پیش کیا ہے اور اس حوالہ کے مندرجہ ذیل الفاظ پر غور فرمائیے:۔

"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابلِ اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔"

یہ کیسے درخشندہ الفاظ ہیں۔ بغیر بحث کے ہم مضمون نگار کو جتلا دینا چاہتے ہیں کہ آج لاکھوں کی تعداد میں لوگ سیدنا "محمود" ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو ان الفاظ کا مصداق مانتے ہیں۔ وہ علیٰ وجہ البصیرت مانتے ہیں کہ یہ نقشہ سیدنا "محمود" پر نقطہ بنقطہ اور خط بخط پورا اترتا ہے۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو اس عبارت میں موجود ہو اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میں موجود نہ ہو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو یہاں تک بیان کر دیا ہے کہ بعض لوگ انکو معمولی انسان سمجھیں گے۔ ایک پچیس سالہ نوجوان بڑے بڑے بزعم خود علامہ اور عالم فاضل بزرگوں کی نظر میں معمولی انسان ہی نظر آتا تھا مگر بعد میں اس معمولی انسان کے کارناموں نے ایک دنیا سے اس کا لوہا منوا دیا۔ اپنے بیگانوں نے کھلے کھلے لفظوں میں اعتراف کیا کہ ایسا عظیم الشان لیڈر شاذ و نادر ہی پیدا ہوتا ہے۔ آپ کے کارنامے اتنے ظاہر و باہر ہیں کہ یہاں ہم انہیں دہرانا تحصیل حاصل سمجھتے ہیں۔ ہم مضمون نگار سے پوچھتے ہیں کہ وہ اگر مانتے نہیں تو فرض ہی کر لیں کہ جس قسم کے انسان کا حلیہ رسالہ الوصیت کے حاشیہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔ کیا اس کی آمد پر بھی انجمن آپ کے زعم کے مطابق مختار کل ہی بنی رہے گی۔

(باقی)

۲۲ مئی کو یاد رکھیں

عہدیداران جماعت۔ احمدی والدین اور قائدین مجالس اور ناظمین اطفال الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ ۲۲ مئی کے دن سب احمدی بچوں کو اطفال الاحمدیہ کے امتحانات میں شامل کریں۔ اور اس کے لئے بچوں کو ابھی سے علمی اور عملی حصہ کی تیاری کروا کر شکریہ کا موقع دیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

افغان قوم اور اہل کشمیر کے بنی اسرائیل ہونے پر ایک اور شہادت

(از مکرم سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی)

اس وقت "پنجابی اکاڈیمی لاہور" کی ایک تازہ پیشکش "عبرت نامہ" زیر نظر ہے۔ یہ تاریخ ہند کا ایک قلمی نسخہ ہے جو ایک سو سال سے "انڈیا آفس لنڈن" کی الماری میں پڑا تھا اور اب زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آیا ہے۔ یہ کتاب فارسی زبان میں ہے اس کے مصنف مفتی علی الدین صاحب لاہوری ہیں۔ مصنف نے اس کا نام "عبرت نامہ" اور عمدۃ التواریخ رکھا ہے۔ اس کتاب میں متحدہ پنجاب کی تاریخ جامع رنگ میں پیش کی گئی ہے۔ مصنف کا خاص مقصد تو "سکھ حکومت" کے واقعات قلم بند کرنا ہے۔ مگر انہوں نے اپنا موضوع شروع کرنے سے پہلے پنجاب کے ہندوؤں، مسلمانوں اور سکھوں کے مذہبی عقائد۔ قومی رسم و رواج۔ جغرافیائی محل وقوع اور سیاسی عروج و زوال پر جامع انداز میں روشنی ڈالی ہے۔

یہ کتاب مصنف نے ۱۸۵۴ء میں مکمل کی۔ اس وقت ہندوستان پر ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت تھی۔ سکھوں کا دورِ حکومت بھی ختم ہو رہا تھا۔ ہندوستانی قومیں پرانی اور نئی تہذیب کے شکنجے میں پس رہی تھیں۔ یہ حالت دیکھ کر بہت سے ہندو مسلم علماء کو ہندوستان کے حالات قلم بند کرنے کا خیال آیا۔ انہیں میں ایک مفتی علی الدین صاحب بھی ہیں۔ ان تصانیف میں ان کی یہ کتاب اتنی قدر کی نگاہوں سے دیکھی گئی کہ کچھ ہی دنوں بعد جب پیرس میں نادر و قیمتی کتابوں کی عالمی نمائش منعقد ہوئی۔ تو یہ کتاب ایسٹ انڈیا کمپنی کی طرف سے اس نمائش کے لئے بھیجی گئی۔ وہاں اس کا شمار نہایت قیمتی تصانیف میں ہوا۔ ارباب ایسٹ انڈیا کمپنی یہ کتاب پیرس سے لنڈن لے گئے۔ کچھ دنوں تک یہ آفس کی لائبریری میں رہی۔ اس کے بعد جب ۱۸۵۸ء میں انڈیا آفس لنڈن کا قیام ہوا۔ تو یہ قلمی نسخہ اس آفس کے سپرد کر دیا گیا۔ اس دن سے یہ کتاب وہیں محفوظ تھی۔ ۱۹۵۶ء میں پنجابی اکاڈیمی لاہور نے عاریتہً انڈیا آفس لنڈن سے یہ نسخہ حاصل کیا۔ اور ۱۹۶۳ء میں حسن کتابت و طباعت سے مزین کر کے پیش کر دیا گیا۔ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مفتی علی الدین صاحب بڑے واقف کار اور علم دوست آدمی تھے۔ انہوں نے تاریخ نویسی میں صرف واقعات نگاری پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ قوم و ملک کی تہذیب و ثقافت کا بھی پورا پورا سراغ لگایا ہے اور ان باتوں کے بیان کرنے میں صحت و درستی کا بھی کافی التزام کیا ہے۔

اس کتاب کی گیارھویں فصل سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ ایک تاریخی نکتہ کی بھی پوری پوری تائید ہوتی ہے۔ یہ سوال کہ بنی اسرائیل کے دس قبائل یروشلم سے جلا وطنی یا علاقہ میڈیا و ایران سے فرار کے بعد کہاں آباد ہوئے؟ یہودی اور عیسائی مورخوں کے نزدیک ہمیشہ حل طلب رہا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان مورخوں کی تائید کی ہے۔ جو یہ کہتے ہیں کہ افغان اور کشمیری بنی اسرائیل یا یہودیوں کے ان دس قبائل میں سے ہیں۔ جو حملہ بخت نصر کے بعد اپنے قومی و مذہبی مرکز سے جدا کئے گئے۔ اور ان جنگی و کوہستانی علاقوں میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے۔

یوں تو آپ سے پہلے بھی بعض مسلم و غیر مسلم مورخوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے لیکن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس یقین و حزم کے ساتھ ان گمشدہ قبائل کی نشان دہی کی ہے۔ وہ تاریخی تحقیق سے بلند و بالا چیز ہے۔ آپ نے خداداد فہم و فراست سے افغان اور اہل کشمیر کے حسب و نسب کی وہ کڑیاں جو جگہ جگہ سے ٹوٹ گئی تھیں۔ جوڑ کر دکھا دیں۔ جس کا خلاصہ ہم ان الفاظ میں بیان کر سکتے ہیں کہ

افغان اور کشمیری بنی اسرائیل کے وہ قبائل ہیں جو ظالم بادشاہوں کے ہاتھوں جلا وطن کئے گئے۔ یہ پہلے یروشلم سے نکال کر میڈیا اور ایران کے علاقہ میں آباد کئے گئے۔ پھر اس قوم کے ایک حصہ نے "غور" کی طرف ہجرت کی۔ اور یہیں آباد ہو گئے۔ پھر یہ غور سے قندھار کی طرف بڑھے اور آہستہ آہستہ افغانستان و کشمیر کے پہاڑوں اور وادیوں میں پھیل گئے۔ جن دنوں یروشلم میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام نبوت فرما رہے تھے۔ یہ لوگ کشمیر کے پہاڑوں اور وادیوں میں بھی پھیل چکے تھے۔ آپ ان قبائل کی تلاش میں افغانستان ہوتے ہوئے کشمیر آئے۔ اور ایک سو بیس سال تک ان قبائل میں نبوت فرماتے رہے۔ آپ نے ان قبائل میں شادی بھی کی۔ ممکن ہے کہ افغانوں کا عیسےٰ زئی قبیلہ آپ ہی کی اولاد ہو۔ ان قبائل کے پاس "نادر شاہ درانی" کے وقت تک بنی اسرائیل کے بعض تبرکات تھے جیسے "عبرانی بائبل"۔ جو انہوں نے نادر شاہ درانی کو بطور تحفہ دیا۔ وہ یہودی جو نادر شاہ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے یہ تحفہ دیکھ کر کہا کہ یہ خالص اسرائیلی تبرک ہے

پھر آپ نے اس علاقے کے آثار سے بھی پتہ لگایا۔ کہ افغانستان اور کشمیر بنی اسرائیل کا مسکن ہے۔ جیسے تخت سلیمان جو سری نگر سے نظر آتا ہے۔ ابو الفضل نے شہنشاہ اکبر کے سپہ سالار مہابت خان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اہل عرب افغان کو سلیمانی کہتے ہیں۔

اسی طرح گلگت یروشلم کے اس پہاڑ کا نام ہے۔ جہاں جناب یسوع مسیح کو صلیب دی گئی تھی۔ "کوہ مری" حضرت مریم علیہا السلام کی طرف منسوب ہے

آپ نے کشمیر اور تبت کے شہر سری نگر اور لاسہ کے متعلق بھی فرمایا۔ کہ یہ دونوں شہر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے عہد میں آباد ہوئے

افغان قبائل میں سے بعض کے ناموں سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بنی اسرائیل کے قبائل ہیں۔ جیسے داؤد خیل۔ یوسف زئی۔ عیسےٰ زئی۔

آپ نے یہ قول بھی نقل کیا کہ ظہور اسلام کے بعد افغانوں نے ایک سردار جناب "قیس" کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے قبول اسلام کی دعوت دی۔ وہ مسلمان ہو گئے۔ اس کے بعد افغانوں میں اسلام کی اشاعت عام ہو گئی۔

افغان بہادر جو انمرد کو کہتے ہیں۔ اس کی ایک وجہ تسمیہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ اس قوم نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے عہد میں جرأت و بہادری کے بہت سے کارنامے انجام دیئے۔ اس لئے اس کو افغان یعنی بہادر و جوان مرد کہا گیا۔

غرض آپ نے تاریخ آثار قدیمہ اور دوسری داخلی و بیرونی شہادتوں سے

حدیث الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

مسجد کی صفائی کا اجر

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عرضت علیّ اجور امتی حتی القذاۃ یخرجھا الرجل من المسجد۔ (الترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے میری امت کی وہ نیکیاں پیش کی گئیں جن کا اجر و ثواب ہوتا ہے یہاں تک کہ جو آدمی مسجد سے کوڑا کرکٹ نکالتا ہے اس کا بھی اجر ہے۔

تشریح:۔ یہ حدیث نہایت ہی اہم اور مبارک ارشاد کی حامل ہے مسجد جو مقدس اور مشترکہ امانت ہے اور جس میں پنجوقتہ اجتماع ہوتا ہے اس کی صفائی کا اہتمام نہایت ضروری ہے اگر مسجد کی صفائی نہ کی جائے تو اس کا اثر تمام طبائع پر لازمی ہوتا ہے۔ آجکل بعض مساجد کی صفائی کا معیار بہت گر چکا ہے۔ وہ مسجد جس میں داخل ہوتے وقت انسان کو بشاشت حاصل ہونی چاہیئے وہاں داخل ہوتے ہی بعض اوقات انسان کو اپنے ناک پر رومال رکھنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ بعض مساجد کی دریاں اور صفوں کا رنگ امتداد زمانہ کی وجہ سے سیاہ اور بدنما ہو جاتا ہے مگر اس کے دھلانے کا کوئی انتظام نہیں کیا جاتا اگر اپنا لباس ہفتہ میں دو مرتبہ تبدیل کیا جاتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ مسجد کی دریاں جو پنجوقتہ استعمال ہوتی ہیں ان کے دھلانے اور صاف کرنے کا انتظام نہ کیا جائے موجودہ زمانہ میں مساجد کو ہر لحاظ سے صاف ستھرا رکھنے کی خاص طور پر بہت ضرورت ہے۔ یہ امر جہاں آداب مسجد کے خلاف ہے وہاں طبی لحاظ سے صحت کے منافی ہے۔ بعض نازک اور حساس طبائع اس سے برا اثر لیتی ہیں۔ مسجد کے فرش اور اندرونی حصہ کو گرم پانی اور صابون کی آمیزش سے دھونا چاہیئے۔ اگر اصحاب وجاہت و ثروت مسجد کی صفائی میں خود اور بنفس نفیس اہتمام اور ابتدا کریں تو عامۃ الناس خود ان کی اتباع میں مسجد کی صفائی کریں گے۔ (مرتبہ شیخ نور احمد منیر)

ثابت کر دیا کہ افغان بنی اسرائیل ہیں۔

یہ تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیق ہے۔ اب میں افغان کے حسب و نسب کے متعلق عبرت نامہ کی عبارت پیش کرتا ہوں ناظرین دیکھیں کہ یہ تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیق سے کتنی ملتی جلتی ہے۔

مفتی علی الدین صاحب عبرت نامہ کی گیارہویں فصل میں لکھتے ہیں کہ:۔

اسلامی مؤرخ اس اجمال کی تفصیل اسطرح بیان کرتے ہیں کہ قوم افغان ایک روایت کے مطابق "بنی اسرائیل ہیں"۔ یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام اور بادشاہ طالوت اور ان کے بعد حضرت سموئیل پیغمبر اور داؤد و سلیمان علیہم السلام کے زمانے میں جو دین تھا اسی دین و طریق پر خدا کی عبادت کرتے تھے۔ اور ایک روائت کے مطابق افغانوں کا نسب نامہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بڑے لڑکے یہودا سے جا ملتا ہے۔ الققصہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں "آصف بن برخیا" اور "افغنہ ارمیا" دو چچازاد بھائی تھے۔ ان میں سے آصف کو حضرت سلیمان کے وزیر بننے کی عزت حاصل ہوئی۔ یہ امور مملکت سرانجام دیتے تھے۔ اور "افغنہ" سپہ سالاری کے مرتبہ پر سرفراز کئے گئے۔ چونکہ افاغنہ کی شکل و صورت بہت ڈراؤنی اور خوفناک تھی اس لئے مسجد بیت المقدس کی تعمیر کے لئے "افغنہ" کو پسند فرمایا اور تمام دیوؤں کو ان کا فرمانبردار بنا دیا۔ اسی بنا پر افغنہ کا حکم جن و انس پر نافذ ہو گیا۔ اور مسجد بیت المقدس کی تعمیر میں افغنہ کے اتنی کوشش اور مستعدی دکھائی جو دوسرے انسان کے مقدور سے باہر تھی۔ چالیس سال کی مدت میں مسجد بیت المقدس کی عمارت تیار ہو گئی اور دیوؤں نے نفیس نفیس پتھر اور جواہرات دریا اور کانوں سے نکال کر عام پتھر اینٹ اور سنگ ریزوں کی بجائے اس عمارت میں لگائے اور بلند ترین دیواریں کھڑی کیں۔ اس پر گیارہ گنبد بنائے ان میں سے ہر ایک آسمان سے باتیں کرتا تھا۔ اور ہر گنبد میں ایک سو ستر طلائی قندیلیں روشن کی جاتی تھیں۔ اس طرح کے گیارہ گنبد تھے۔ فقط

حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کی باگ ڈور آصف افغنہ کے ہاتھ آئی اور جب یہ دونوں بھائی آگے پیچھے بیس دنوں کے عرصہ میں فوت ہو گئے تو ان کی اولاد ملک شام میں مقیم ہو گئی۔ جب خدا نے بخت نصر کو ملک شام پر غلبہ بخشا تو اس نے بیت المقدس کو برباد کیا۔ بنی اسرائیل کو غلام اور قیدی بنایا۔ اور ان میں سے اکثر کو جلاوطن کیا۔ سردار دانیال اور حضرت عزیز بھی قید ہوئے تھے۔ اس کے بعد بنی اسرائیل کے بارہ ہزار آدمیوں کو جو عالم اور پرہیزگار تھے۔ بخت نصر نے اپنی پرستش کا حکم دیا۔ وہ سب اپنے دین پر قائم رہے اور پرستش سے انکار کیا۔ اس نے ان سبھوں کو قتل کر کے دار پر کھینچ دیا اور حضرت عزیز و دانیال کو ان کی بزرگی کے باعث آزاد کر دیا۔ افغنہ اور آصف کی اولاد کو غزنی اور غور کے پہاڑوں میں فیروزکوہ اور قندھار تک پہنچا دیا۔ اسی دن سے یہ قوم افغان اس پہاڑ میں سکونت رکھتی ہے۔ لیکن خالد بن ولید کے اسلاف نے "مکہ معظمہ" میں سکونت اختیار کی۔ جب حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے "مکہ معظمہ" پر فتح پائی تو حضرت خالدؓ مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ قیس کو جو بخت نصر کے زمانے سے اطراف غور میں سکونت پذیر تھا مکہ معظمہ بلایا۔ اور مشرف بہ اسلام کیا۔ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہ کرم قیس کو عبدالرشید کا نام عطا فرمایا۔ جب عبدالرشید اپنی قوم کے پاس آئے تو اپنی تمام اولاد کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ اور یہ سارا گروہ مشرف بہ اسلام ہو گیا۔

یہ ہے عبرت نامہ کی عبارت۔ الحمد للہ کہ اس کتاب کی اشاعت کے بعد قوم افغان کے بنی اسرائیل ہونے پر اور ایک شہادت مل گئی۔

اعلاناتِ نکاح

(۱) مورخہ ۱۸ر مئی بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں مسماۃ صغراں بی بی بنت میاں محمد عبداللہ صاحب درویش قادیان کا نکاح مبلغ دو ہزار روپیہ اور دس تولے زیور طلائی حق مہر کے عوض میں غلام محمد صاحب ولد ... وریام قوم راجپوت ساکن چک ۸۶ نمبر سمندری ضلع لائل پور کے ساتھ مولوی محمد منشی خاں صاحب معلم ڈیریانوالہ نے پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو فریق کے لئے مبارک کرے۔

(خاکسار ماسٹر محمد ابراہیم صدر حلقہ و منتظم مسجد احمدیہ بیرون دہلی گیٹ۔ لاہور)

(۲) عزیزی ایوب اعظم ولد شیخ نیاز الدین صاحب آف شیخوپورہ کا نکاح عزیزی بشریٰ خورشید بنت ملک بشیر احمد صاحب کے ساتھ بعوض مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۳ر مئی ۱۹۶۴ء کو ہوا تھا۔ اور اس کا اعلان مسجد احمدیہ اسلامیہ پارک میں خاکسار نے کیا۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کیلئے مبارک کرے۔

(خاکسار عبدالرحیم صدر حلقہ اسلامیہ پارک لاہور)

(۳) عزیزم محمد عبداللہ صاحب آہرٹی پسر میاں رحمت اللہ صاحب ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ کا عقد بشریٰ النسیم بنت میاں نور حسین صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مورخہ $\frac{5}{64}$ ۱۱ کو میاں نور حسین صاحب کے مکان پر مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ نے پڑھا۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

(ماسٹر غلام محمد امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ)

ایک ضروری وضاحت

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

فضل عمر ہسپتال کے طریق کار اور قواعد کے بارہ میں ایک تفصیلی اعلان خاکسار کی طرف سے کئی بار الفضل میں شائع ہو چکا ہے مگر نہایت افسوس کے ساتھ خاکسار یہ تحریر کرتا ہے کہ ہمارے بعض احباب اس سلسلہ میں قطعاً نہ تو تعاون کرتے ہیں اور نہ ہی ان کی پابندی کرتے ہیں بلکہ اس کے برعکس از خود بے بنیاد باتیں مشہور کرتے رہتے ہیں جو فضل عمر ہسپتال اور اس کے کارکنان کی بدنامی کا باعث ہوتی ہیں اس کی کئی مثالیں ایسی ہیں جو خاکسار کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں جن کی وضاحت کرنا خاکسار ضروری خیال کرتا ہے۔ پہلی مثال تو یہ ہے کہ ہسپتال کے طریق کار میں یہ موجود ہے کہ روزانہ مقررہ اوقات کے علاوہ کوئی ہنگامی مریض ہو تو فوری سیدھا ہسپتال میں لایا جائے جہاں ایک ڈاکٹر موجود ہوتے ہیں وہ مریض کو دیکھیں گے اور اگر ضروری خیال کریں گے تو وہ خاکسار کو اس کی اطلاع دیں گے تاکہ خاکسار سے مشورہ لے سکیں۔ مگر ہوتا یہ ہے کہ کئی دوست مریض کو اٹھا کر سیدھے خاکسار کے مکان پر لے آتے ہیں جیسا کہ ایک دفعہ ایک شدید مریض کو اٹھا کر اس کے لواحقین خاکسار کے مکان پر لے آئے اور جب خاکسار نے ان سے کہا کہ مریض کو فوراً ہسپتال لے جائیں کیونکہ وہیں صحیح طبی ضرورت مہیا ہو سکتی ہے اور حسب ضرورت ٹیکے وغیرہ لگ سکتے ہیں نیز اگر ڈاکٹر ضروری تصور کرے گا تو خاکسار کو بھی اطلاع دے گا مریض کے لواحقین مریض کو ہسپتال نہیں لائے اور پھر ربوہ میں جگہ جگہ باتیں بنانا شروع کر دیں کہ "میاں صاحب" نے مریض کو دیکھنے سے انکار کر دیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دوسری مثال یہ ہے اور اس کی متعدد مثالیں ہیں) کہ خاکسار کا آؤٹ ڈور مریضوں کو دیکھنے کا وقت مقرر ہے اور روزانہ ۲ گھنٹے خاکسار آؤٹ ڈور مریضوں کو دیکھتا ہے۔ چند دن ہوئے ایک دوست کا ٹیلیفون آیا کہ میں باہر سے آیا ہوں اور اپنی والدہ کو آپ کو دکھانا چاہتا ہوں میں نے عرض کیا کہ ان کو ہسپتال لے آئیں جس پر اس دوست نے کہا کہ میں مریضہ کو آپ کو دکھانا چاہتا ہوں کیا آپ دیکھ لیں گے میں نے کہا کہ میں روزانہ مریضوں کو مقررہ اوقات میں دیکھتا ہوں یہ آپ کو کس نے کہہ دیا ہے کہ میں مریضوں کو نہیں دیکھتا۔ اس قسم کے اتنے واقعات ہیں کہ خاکسار سن سن کر تنگ آگیا ہے دراصل بعض دوست وقت کی پابندی خود نہیں کرتے اور نہ ہی قواعد کی پابندی کرتے ہیں اور پھر ہر جگہ خاکسار اور دوسرے عملہ کو مطعون کرتے ہیں خاص طور پر یہ طریق ربوہ کی بعض مستورات کا ہے۔

لہٰذا خاکسار تمام اہلیان ربوہ خصوصاً مخلصین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ بعض لوگوں کا یہ طریق (خصوصاً مستورات کا) تقویٰ اللہ کے خلاف ہے لہٰذا ان کو اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہیئے میں یہ نہیں کہتا کہ مجھ سے یا ہسپتال کے عملہ سے کبھی غلطی نہیں ہوتی بے شک ہم سے غلطیاں ہو جاتی ہیں کہ ہم انسان ہیں لیکن ربوہ کے کئی ایک ایسے احباب جن کا واسطہ ہسپتال سے پڑتا ہے ہسپتال کے متعلق بے بنیاد باتیں مشہور کرتے ہیں جو مناسب نہیں۔

خاکسار تمام دوستوں کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ للّٰہ وہ ہسپتال کے قواعد کی پابندی کریں اور اپنی مستورات کو بھی اس بارہ میں سمجھائیں کیونکہ بے بنیاد باتیں کرنے سے نتیجہ کچھ نہیں نکلے گا۔ البتہ ایسی باتیں کرنے والے دوسرے لوگوں کے دلوں میں بداعتقادی کا کیڑا ضرور پیدا کر دیں گے جو نظام کے خلاف ہے العیاذ باللہ!۔

زیادہ جوش زیادہ اخلاص اور زیادہ مستعدی سے کام کرنے کی ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"تحریک جدید کے چندہ کی ادائیگی میں زیادہ جوش زیادہ اخلاص اور زیادہ مستعدی سے کام لینے کی ضرورت ہے کیونکہ جو شخص اس وقت زیادہ اخلاص دکھلائے گا اگر بالفرض اس سے پہلے سالوں میں کوئی سستی بھی ہوگی تو اللہ تعالیٰ کہے گا کہ جیسے میں موت کے وقت کے اخلاص کی قدر کیا کرتا ہوں اسی طرح میں اس اخلاص کی قدر کر دوں گا۔"

جہاں احباب جماعت خواہ شہری ہوں یا زمیندار۔ تحریک جدید اس سال کے چندہ کی ادائیگی ۳۱ر مئی تک سو فیصدی ادا کرنے کی جدوجہد کریں وہاں عہدیداران جماعت سے بھی درخواست ہے کہ وہ سو فیصدی وعدوں کی وصولی کیلئے کوشش کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا موضع شیخ محمدی ضلع پشاور میں ورود مسعود

(مکرم محمد اجمل صاحب شاہد مربی سلسلہ پشاور)

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب جو کہ پشاور میں مجلس انصار اللہ کے دوسرے سالانہ اجتماع میں دیگر علماء سلسلہ کے ہمراہ تشریف لائے تھے ۱۱ مئی صبح ساڑھے دس بجے کے قریب پشاور سے تقریباً سات میل دور ایک موضع شیخ محمدی میں تشریف لے گئے۔ مقامی احباب نے دیہات سے باہر نکل کر آپ کا استقبال کیا جونہی آپ جائے قیام کے قریب پہنچے تو مقامی دستور کے مطابق وہاں احباب نے ہوائی فائر بکثرت کئے اور اس طرح آپ کے قدم تہنیت پر اپنی دلی مسرت کا اظہار کیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور مکرم عبد القیوم خانصاحب کے ہاں تشریف لے گئے جہاں پر ایک مختصر تقریب کا انتظام کیا گیا تھا۔ ساڑھے گیارہ بجے تلاوت و نظم سے جلسے کا آغاز مکرم شمس الدین خانصاحب امیر جماعت کی صدارت میں ہوا۔ اور سب سے پہلے جناب عبد الغنی خانصاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شیخ محمدی نے پشتو میں اور محمد شفیع صاحب قائد مجلس نے اردو میں سپاسنامہ پیش کیا جس میں آپ کی آمد کو نہایت ہی مبارک اور تاریخی قرار دیا گیا۔ اور کہا کہ یہ دن واقعی طور پر ان کے لئے عید کا دن ہے کیونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرزند ارجمند ان کے گاؤں میں تشریف لائے ہیں۔ سپاسنامہ میں اس علاقہ میں احمدیت کی بتدریج ترقی کا بھی ذکر کیا گیا تھا اور جماعتی ضروریات کے لحاظ سے پختہ مسجد کی تعمیر کے عزم کا بھی ذکر تھا۔

اس کے بعد مولانا ابو العطاء صاحب اور مولانا جلال الدین صاحب شمس نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور جماعت کے قیام کے حقیقی مقصد کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ درحقیقت اس زمانہ میں اسلام کے تنزل و ادبار کی گھڑیوں میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اس غرض کے لئے تھی کہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کی بنیاد رکھی جائے۔ چنانچہ یہ جماعت اس روحانی جنگ میں مصروف ہے اور قرآنی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس کا غلبہ مقدر ہے۔ دونوں علماء کرام نے جماعت کو اس مقصد کی پیروی اور کوشش کی طرف متوجہ کیا۔ ان تقاریر کا پشتو میں ترجمہ مولانا چراغ دین صاحب نے کیا۔

اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے مختصر وقت میں سپاسنامہ کے جواب میں فرمایا کہ آپ نے بڑی محبت سے مجھے اور میرے ساتھیوں کو یہاں آنے کی دعوت دی اور آپ کی محبت اور مسرت کو ہم نے نہ صرف زبان اور چہرے کے آثار سے پہچانا بلکہ آپ کے دل کی دھڑکنوں کے جذبات کا بھی احساس ہم نے کیا ہے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میرے اور میرے ساتھیوں کے دل میں بھی ویسے ہی محبت کے جذبات ہیں اور میں خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے ہمیں محبت کی اس زنجیر میں منسلک کر دیا ہے۔

اس کے بعد آپ نے دنیوی اور روحانی استادوں کے فرق کو واضح کیا اور فرمایا کہ دنیوی استادوں سے اختلاف کیا جا سکتا ہے بلکہ اکثر حالات میں اسے مستحسن سمجھا جاتا ہے چنانچہ خود امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد امام محمدؒ اور امام یوسفؒ نے کئی مسائل میں ان سے اختلاف کیا ہے لیکن روحانی اساتذہ سے کسی صورت میں اختلاف نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ اپنی عقل و فکر سے بات نہیں کرتے بلکہ خدا تعالیٰ کے الہام سے بات کرتے ہیں۔ اس صورت میں اگر ہم ان سے اختلاف کریں تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی عالم الغیب ہستی سے اختلاف کرتے ہیں۔ اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی یہی دعویٰ تھا کہ وہ خدا تعالیٰ سے علم پا کر سکھاتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے آپ کو حکم و عدل مقرر فرمایا ہے یعنی جو فیصلہ آپ فرمائیں گے اس کا ماننا تمام ماننے والوں پر ضروری ہو گا۔ چنانچہ حضور خود فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے حکم عدل ٹھہرایا ہے اور تم نے مان لیا ہے پھر نشانہ اعتراض بنانا ضعیف ایمان کا نشان ہے۔ حکم مان کر تمام زبانیں بند ہو جانی چاہئیں ……… ……… اب تم خود یہ سوچ لو اور اپنے دلوں میں فیصلہ کر لو کہ کیا تم نے جو میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور مجھے مسیح موعود حکم عدل مانا ہے۔ تو اس ماننے کے بعد میرے کسی فیصلہ یا فعل پر اگر دل میں کوئی کدورت یا رنج آتا ہے تو اپنے ایمان کا فکر کرو۔ وہ ایمان جو خدشات اور توہمات سے بھرا ہوا ہے کوئی نیک نتیجہ پیدا کرنے والا نہیں ہو گا۔ لیکن اگر تم نے سچے دل سے تسلیم کر لیا ہے کہ مسیح موعود واقعی حکم ہے تو پھر اس کے حکم اور فعل کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دو۔" (ملفوظات جلد سوم ملا۔۷)

اس حوالہ کی روشنی میں یہ امر واضح ہے کہ جن لوگوں نے حضور کو نہیں مانا وہ اگر آپ سے اختلاف رکھتے ہیں۔ تو ان کو یہ حق حاصل ہے لیکن جن لوگوں نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو حکم و عدل مان لیا ہے وہ اگر آپ کے فیصلہ سے انحراف کرتے ہیں تو یہ ان کی بہت بڑی غلطی ہے۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے خاص طور پر غیر مبائعین سے اپیل کی کہ اگر وہ صدق دل سے حضور کو حکم و عدل مان لیں تو تمام اختلافات خود بخود ختم ہو جاتے ہیں۔

آخر میں آپ نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور علیہ السلام کی آمد کی اصل غرض یہ تھی کہ آپ ایک ایسی جماعت پیدا کریں جو اخوت و محبت کے اعلیٰ مقام پر ہو جو رنگ۔ نسل اور قوم کی حدود سے بالا ہے۔ چنانچہ ہم اس محبت کے جذبہ کی وجہ سے یہاں آئے ہیں۔ تاکہ آپ کو یہ بتایا جائے کہ ہماری محبت اور تعلق اسلئے ہے کہ ہمیں ایسے دوستوں اور جانثاروں کی ضرورت ہے۔ جو اسلام کو اکناف عالم میں پھیلا دیں۔ کیونکہ اس زمانہ میں اسلام ایک زبردست حملہ کی زد میں ہے۔ اسلام کے خلاف اس قدر کتب لکھی گئی ہیں کہ انکو اگر اکٹھا کیا جائے تو ایک بہت بڑا پہاڑ بن سکتا ہے اور کئی لاکھ مسلمان جو سید اور پٹھان کہلاتے تھے حلقہ بگوش عیسائیت ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا ہے اور آپ کی قائم کردہ جماعت اس مقصد کو لے کر تمام دنیا میں پھیل گئی ہے۔ تاکہ اسلام اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت کو پھر دنیا میں قائم کریں۔ غرض ہماری جماعت اس روحانی جہاد میں مصروف ہے۔ اسلئے تمام مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اس مقصد کی کامیابی کے لئے ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں اور ہماری مدد کریں۔

آپ نے فرمایا افریقہ میں لاکھوں افراد عیسائیت اور بت پرستی کو ترک کر کے حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔ امریکہ کے نومسلموں کی مالی قربانی ہم سے بڑھ چکی ہے۔ گویا عیسائی والدین کے بچے اب اسلام کے لئے قربانیاں کر رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے جو اسلام کی ترقی کے وعدے حضرت مسیح موعود سے کئے ہیں۔ وہ ضرور پورے ہوں گے اور تمام ادیان باطلہ مٹ جائیں گے اور اسلام ہی تمام دنیا پر غالب آئے گا۔ اسلئے وہ خوش قسمت ہے جو اس جہاد میں شامل ہو کر خدائی انعامات کا وارث بنتا ہے۔ آخر میں آپ نے دعا فرمائی کہ خدا تعالیٰ ہمیں خدائی تقدیر سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس تقریر کا پشتو ترجمہ مولانا چراغ الدین صاحب نے ساتھ ساتھ کیا دعا پر یہ اجلاس برخاست ہوا۔ اسکے بعد تمام حاضرین کو دوپہر کا کھانا جماعت شیخ محمدی کی طرف سے پیش کیا گیا اور اس سے فراغت کے بعد دو بجے دوپہر پشاور واپسی ہوئی۔ جہاں سے آپ مع دوسرے علماء کرام (جہاد سرد) مکرم غلام سرور خانصاحب کے ہاں خادم میں تشریف لے گئے وہاں مختصر قیام کے بعد نوشہرہ مکرم ڈاکٹر عبد القیوم خانصاحب کے بنگلہ پر تمام جماعت سے ملاقات کی۔ اور چائے نوش فرمائی۔ چھ بجے کے قریب آپ واپس

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کا خوشکن نتیجہ

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول سے امسال، پہلی بار چھ لڑکیاں مڈل کے امتحان میں شریک ہوئیں۔ جن میں سے بفضلہ تعالیٰ چار فرسٹ ڈویژن میں اور ایک سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئی۔ طالبات کے نام مندرجہ ذیل ہیں:-

۱۔ نجیبہ حسن ۶۱۹/۸۵۰
۲۔ امۃ المصور میر ۵۸۱
۳۔ مریم صدیقہ ۵۳۶
۴۔ فضیلہ ریحانہ ۵۳۰
۵۔ امۃ المصور خان ۴۹۶

فضل عمر ماڈل سکول ایک نیا ادارہ ہے۔ جو حضرت ام متین صاحبہ کی بابرکت کوششوں اور ممبرات لجنہ اماء اللہ کے مخلص تعاون سے قائم ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہونہار طالبات، ادارہ اور جماعت کے لئے بابرکت فرمائے اور اس ادارہ کو مزید ترقیات عطا فرمائے۔

ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ

فہرست صدقات برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

از دسمبر ۱۹۶۳ء تا فروری ۱۹۶۴ء

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

محمد عبد اللہ صاحب حافظ آباد ۱۰/-
جماعت احمدیہ سمبڑیال ۵/-
امۃ الحی خالد صاحبہ کراچی ۳۵/-
خیر النساء صاحبہ ″ ۵/-
بیگم سید صاحبہ انتظار حسین صاحب کراچی ۱۳/-
بیگم صاحبہ عبد الحکیم خان صاحب ″ ۱/-
امۃ المتین صاحبہ ۱/-
بیگم صاحبہ عبد الہادی صاحبہ ″ ۱/-
صادقہ طاہرہ صاحبہ ″ ۱/-
امۃ الباری شاہنواز صاحب ″ ۱۵/-
محمد ایاز خان صاحب پلیڈر سیالکوٹ ۵/-
ساجدہ بیگم صاحبہ بنت مظفر الدین صاحب
دار الصدر شرقی ربوہ ۱/-
ناصر احمد صاحب فاروقی دار البرکات ربوہ ۵/-
حلیم شمیم حسین صاحب سکرٹری مال وزیر آباد ۱۶/-
ایک دوست بذریعہ قاضی عبد الحمید صاحب
ماڈل ٹاؤن لاہور ۲۰/-
بشیر احمد چک ۸۸ شمالی سرگودھا ۱۰/-
بذریعہ سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ ۲۰/-
اے حلیم صاحب آدم جی جوٹ ملز نارائن گنج ۴۰/-
عبد السمیع صاحب از احمد اینڈ احمد فروٹ فارم سکھٹ ۵/-
نذیر احمد صاحب سکرٹری مال رحیم یار خان ۵/-
ملک محمد صدیق صاحب از جماعت داؤد کیٹ ۱۱/-
محمد رشید صاحب ارشد سکرٹری مال نوشہرہ چھاؤنی ۱۳/-
ڈاکٹر صفیہ بیگم صاحبہ دار البرکات ربوہ ۵/-
مسز خورشید احمد صاحب دار البرکات ربوہ ۲/-
غلام احمد صاحب سیکرٹری مال ۹۸ شمالی سرگودھا ۳/-
مولوی بشیر احمد صاحب قادیانی دار الصدر ربوہ ۱/-
صادقہ طاہرہ صاحبہ کراچی ۲/-
منصورہ عزیزہ صاحبہ ″ ۱/-
شیخ عبد الرشید صاحب سندھ وارو ڈسٹنکا پور ۱۵/-
لقمان احمد صاحب سکرٹری مال جماعت احمدیہ
اسمٰعیل آباد ملتان

از ۳/۴ تا ۱۳/۴

جماعت احمدیہ اسمٰعیل آباد ملتان ۵/۰۰
سردار عبد الشکور صاحب، لاہور ۵/-
عبد الرشید صاحب ″ ۵/-
صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ ۱۰/-
بیگم صاحبہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۵/-
احباب جماعت کوئٹہ بذریعہ میاں بشیر احمد صاحب
امیر جماعت ۲۰۰/-
بیگم صاحبہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب لاہور ۲۰/-
چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن مرچنٹ کراچی ۲۰/-
بیگم صاحبہ چوہدری محمد شریف صاحب ہیرآباد حیدرآباد ۵/-

شمس الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور ۳۰/-
نصرت راشدی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ایبٹ آباد ہزارہ ۲۵/-
مولوی محمد صدیق صاحب کھوکھر غربی ضلع گجرات ۲/-
ہمشیرہ صاحبہ صوفی عبد الغفور صاحب ربوہ ۲۰/-
غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ میر محمد ابراہیم صاحب
مرحوم پسرور ۵/-
سید میرزا احمد صاحب خلیل ابن علی میرپور خاص ۵/-
مرزا ارشد علی صاحب جام شورو ۳۰/-
مریم عثمان صاحبہ چاٹگام ۲۵/-
سی اے رحمان صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ ۵/-
صوبیدار میجر محمد فیروز صاحب سیالکوٹ چھاؤنی ۴/-
مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم ربوہ ۴/-
ملک حبیب الرحمن صاحب دار البرکات ربوہ ۲۰/-
ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی ربوہ
از اہلیہ صاحبہ مرحومہ ۴/-
عبد الحمید صاحب قریشی گوجرانوالہ ۲/-
سردار غلام حیدر صاحب رائے ونڈ فتح پور ۵/-
جماعت احمدیہ - مردان ۱۹/۵۰
اہالیان محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ
بذریعہ ملک محمد شفیع صاحب ۱/۵۰
فقیر محمد صاحب سٹور کیپر گلگت ۵/۰۰
محمد طفیل صاحب بٹ چھچھ ضلع شیخوپورہ ۱/-
غلام قاسم صاحب سکرٹری مال چک ۱۶۶ مراد
بہاولنگر ۵۰/-
عنایت الرحمن صاحب ٹنڈو الہ یار ۱۰/-
جماعت احمدیہ حسن پاڑہ ۲۱/-
ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی ربوہ ۳/۵۰
سردار بشیر احمد صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۵/-
شیخ عبد الرشید صاحب ″ ″ ۲/-
مسز عبد الکریم صاحبہ ″ ″ ۲/-
ملک منور احمد صاحب ″ ″ ۱۰/-
ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب ″ ″ ۱۰/-
چوہدری منور احمد صاحب سول لائن لاہور ۵/-
چوہدری غلام احمد صاحب ″ ″ ۱/-
ڈاکٹر ریاض احمد صاحب ″ ″ ۳/۷۵
شیخ سبحان علی صاحب سکرٹری مال چک ۲۱۶ ج ب
لائل پور ۴/-
خالد ہدایت صاحب بھٹی چنیوٹ ۵/-
جماعت احمدیہ چک جھمرہ ۱۶/-
فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید عبد السلام صاحب
دار الیمن ربوہ ۲/-
اکوٹنٹ وقف جدید ربوہ ۱/-
حفیظ الرحمن قمر صاحب ہیرآباد حیدرآباد ۲۰/-
مہر رفیق صاحب کھوکھر توال کلی مردان ۵/-
ایم حمید اللہ صاحب قریشی لاہور ۱/۲۵

(باقی)

داخلہ مرکزی حافظ کلاس

احباب جماعت کی توجہ اس ضروری امر کی طرف مبذول کی جاتی ہے کہ جامعہ احمدیہ ربوہ میں حافظ کلاس موجود ہے۔ احباب اپنے ذہین لڑکے اس کلاس میں داخل کرانے کے لئے اپنے مقامی یا پریذیڈنٹ کی معرفت مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کو درخواستیں بھجوائیں۔ حسب قواعد طلباء کو وظائف ملیں گے جن سے ان کی ضروریات پوری ہو جائیں گی۔ نیز مرکز سلسلہ کے روحانی فیوض سے بھی وہ بہرہ ور ہوتے رہیں گے۔

(ناظر تعلیم)

ضروری اعلان

بھڑی شاہ رحمٰن ضلع گوجرانوالہ کے سالانہ میلہ پر مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی طرف سے نمائش کا انتظام کیا جاتا ہے۔ جس میں جماعت کی کتابوں اور بیرونجات میں تبلیغی سرگرمیوں سے متعلق تصاویر کی نمائش ہوتی ہے۔ ضلع کے احباب اور خصوصاً خدام کو اس موقع پر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے دوستوں اور احباب کو زیادہ سے زیادہ مجلس خدام الاحمدیہ کے سٹال پر لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ غیر از جماعت لوگوں کو جماعت احمدیہ کے عقائد اور سرگرمیوں سے واقف کرنے کا یہ اچھا موقع ہے۔ میلہ کی تاریخ ۲۲-۲۳-۲۴ مئی ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

راولپنڈی ڈویژن کے خدام کیلئے ضروری اطلاع

قیادت علاقائی راولپنڈی کے زیر اہتمام ۲۴ مئی ۱۹۶۴ء بروز اتوار رسالہ "الوصیت" کا امتحان لیا جا رہا ہے۔ جس میں ڈویژن بھر کے تمام خدام کی شرکت لازمی ہے۔ بذریعہ سرکلر تمام مجالس کو مطلع کیا جا چکا ہے۔ بعض وجوہات کی بناء پر فی الحال کتب "ایک غلطی کا ازالہ" اور "احمدی اور غیر احمدی میں فرق" کا امتحان نہیں ہوگا۔

(معتمد علاقائی راولپنڈی)

ضروری تصحیح

مورخہ ۳/۴ اور ۵/۴ کے الفضل میں "قمر الانبیاء فنڈ" کی تحریک میں حصہ لینے والے احباب کی جو فہرست شائع ہوئی ہے۔ اس میں کتابت کی بعض غلطیاں ہو گئی ہیں۔ احباب ان کی تصحیح فرمالیں۔

	غلط	تصحیح
الفضل مورخہ ۳/۴	محمد احمد صاحب	محمود احمد صاحب سکرٹری مال گوجرہ ضلع لائلپور
	عبد السلام صاحب	عبد الستار صاحب حلقہ اسلامیہ پارک لاہور
	قریشی نذیر احمد صاحب	قریشی نذر محمد صاحب سکرٹری مال چک چھٹہ
الفضل مورخہ ۵/۴	محمد اکرم صاحب	محمد اکرم صاحب محاسب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ
	خان محمد صاحب سکرٹری مال چک ۱۷۰ T.D.A ضلع مظفر گڑھ	خان محمد صاحب سکرٹری مال چک ۸۸ بدستہ قائد آباد ضلع سرگودھا

بہ نام رہ گیا ہے چوہدری محمد اسحاق صاحب چک ۱۴ T.D.A ضلع مظفر گڑھ

صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ریڈر ڈسٹرکٹ سیشن جج سابق فیروز والا ضلع گوجرانوالہ بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں اور چند عوارض سے بیمار بھی ہیں۔ احباب جماعت چوہدری صاحب موصوف کی صحت کاملہ و پریشانیوں سے نجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (مسعود احمد دفتر بیت المال ربوہ)

۲۔ مکرم منشی محمد ابراہیم صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اور علاج کی غرض سے آجکل سرگودھا میں مقیم ہیں۔ احباب جماعت درد دل سے منشی صاحب کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمادے۔ آمین (سردار محمد کاتب الفضل ربوہ)

۳۔ اس عاجز کا لڑکا غلام علی عمر ۱۲ سال بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان عزیز کی شفایابی کے لئے دعا فرمادیں۔ محمد جان غنی عنہ

۴۔ خاکسار کی چھوٹی بیوی کے ہاں مورخہ ۵/۴ صبح ۱ بجے مردہ بچہ پیدا ہوا ہے۔ تمام بھائی بہنوں سے درخواست دعا ہے کہ زچہ کو خدا تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمادے۔ نیز نعم البدل عطا فرمادے۔ خاکسار رحیم بخش امیر حلقہ و پریذیڈنٹ جماعت لاٹھیانوالہ ضلع لائلپور

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے۔ کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل ۱۷۳۱۶

میں نور بانو زوجہ رب نواز خان قوم پٹھان سالار پیشہ خانہ داری عمر ۵۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۰ء ساکن ربوہ محلہ فیکٹری ایریا ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی، اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی، نیز میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ حق مہر مبلغ ۔/۵۰ روپے وصول کر چکی ہوں (۲) ایک مشین سنگر سیکنڈ ہینڈ مالیتی اندازاً ایک صد روپیہ (۳) بالیاں طلائی وزنی ۱½ تولہ ۔/۱۰۰ روپے (۴) ... چاندی ۴ تولے ۔/۶ روپے (۵) انگوٹھی طلائی ۳ ماشہ ۔/۱۳ روپے۔ الامۃ نشان انگوٹھا نور بانو فیکٹری ایریا ربوہ۔ گواہ شد فضل الٰہی صدر محلہ دارالرحمت غربی فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد۔ رب نواز خان خاوند موصیہ دارالرحمت فیکٹری ایریا ربوہ۔

مسل ۱۷۳۱۷

میں صالحہ بیگم زوجہ محمد ہادی صاحب مونس قوم قریشی عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ مارچ ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ مہر مبلغ تین ہزار روپے جو ذمہ شوہر واجب الادا ہیں۔ کڑے طلائی ایک جوڑی وزنی ۲ تولے ۱۱ ماشے ۴ رتی (۲) طلائی ایک عدد ایک تولہ گیارہ ماشے ۵ رتی بالیاں طلائی دو جوڑی وزنی ایک تولہ گھنٹے طلائی ایک جوڑی وزنی ۲ تولہ انگوٹھیاں طلائی ۲ عدد وزنی دس ماشے میزان ۸ تولہ ۵ ماشہ ایک رتی ... ہے

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ صالحہ بیگم گواہ شد محمد ہادی مونس ماسٹر لارنس کالج گھوڑا گلی گواہ شد محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویس ربوہ گواہ شد محمد دین سیکرٹری وصایا دارالصدر شرقی ربوہ۔

مسل ۱۷۳۱۸

میں سمیع اللہ ظفر ولد چوہدری ظفر اللہ خان قوم ... پیشہ تعلیم عمر پندرہ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ نے بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میں تعلیم حاصل کرتا ہوں اور مجھے مبلغ ۔/۳۰ روپے ماہوار آمد بطور جیب خرچ والدین کی طرف سے ملتے ہیں میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوا کرے گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد سمیع اللہ ظفر فیکٹری ایریا ربوہ۔ گواہ شد محمد اسلم صابر لیکچرار ٹی آئی کالج ربوہ گواہ شد فضل الٰہی صدر حلقہ دارالرحمت غربی فیکٹری ایریا ربوہ۔

مسل ۱۷۳۱۹

میں شیخ رشید احمد قریشی ولد شیخ عبدالعزیز صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تقریباً تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ۔ محلہ دارالیمن ڈاک خانہ خاص ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ فروری ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد موجودہ اس وقت ایک مکان واقعہ محلہ دارالیمن ربوہ مالیتی ۵۰۰ روپیہ کی ہے۔ وہ میں نے یہ مکان قرض لے کر تعمیر کیا ہے مگر اس وقت میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بطور تنخواہ مبلغ ۔/۷۶ روپے ہے میں اپنی

مذکورہ بالا جائداد اور آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ رشید احمد کارکن تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ محلہ دارالیمن غربی ربوہ۔ گواہ۔ لال الدین صدیقی کارکن محلہ دارالنصر ربوہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ گواہ شد عبدالرحمٰن جنید تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔

مسل ۱۷۳۲۰

میں سکینہ انور بنت عبدالرحیم قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ فروری ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد موجودہ حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے (۱) لاکٹ وزن ۱½ تولہ (۲) انگوٹھی طلائی تین عدد ۵ رتی کم ایک تولہ۔ (۳) کانٹے وزن ایک تولہ۔ کل قیمت ۔/۴۰۰ روپے (۴) مہر مبلغ ۔/۶۰۰ روپے جس میں سے ایک سو روپیہ میں وصول کر چکی ہوں اور ۔/۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند صاحب الادا ہے الامۃ۔ سکینہ انور بیگم محمد اسد اللہ قریشی الکاشمیری۔ گواہ شد سید عبدالحیٔ شاہد نظارت اصلاح و ارشاد۔ گواہ شد قاضی نذیر احمد سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ ربوہ۔

مسل ۱۷۳۲۱

میں مبارک جمیل شاہد ولد احمد دین صاحب جمیل مرحوم قوم راجپوت سالار پیشہ تبلیغ و تربیت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں میں صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مربی ہوں اور میرا ماہوار گزارہ الاؤنس ۔/۱۲۰ روپے ہے میں اپنی جو بھی آمد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ مغربی پاکستان کرتا ہوں اور تادم زیست یہ حصہ انجمن کو ادا کرتا رہوں گا نیز اگر میں اپنی زندگی میں کسی قسم کی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد مبارک احمد جمیل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ لاہور گواہ شد عبدالرشید ولد چوہدری عبدالعزیز (مرحوم) محلہ دارالبرکات ربوہ

گواہ شد۔ عبدالشکور ولد چوہدری عبدالعزیز (مرحوم) محلہ دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ۔

ہمارے وکلاء۔ ڈاکٹر اور پیشہ ور حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے وکلاء۔ ڈاکٹر اور پیشہ ور حضرات کے متعلق فرماتے ہیں:-

"پیشہ ور لوگ یعنی وکلاء۔ ڈاکٹر اور کنٹریکٹر وغیرہ پہلے اپنے گزشتہ سال کی آمد متعین کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی مسجد فنڈ تعمیر مساجد ممالک بیرون میں ادا کریں"

اللہ تعالیٰ ہمارے وکلاء ڈاکٹر اور پیشہ ور حضرات کے اموال میں اس قدر برکت ڈالے کہ وہ اس کی راہ میں اپنے عزیز اموال کو بڑھ چڑھ کر خرچ کر کے اس رضا اور خوشنودی کو حاصل کرنے والے ہوں

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● لندن ۲۱ مئی۔ حفاظتی کونسل کا اجلاس اگرچہ ملتوی ہوگیا ہے جس کا اصل مقصد یہ ہے کہ شیخ عبداللہ کو بھی سطح پر مسئلہ کشمیر کا کوئی پر امن حل ڈھونڈنے کا موقع فراہم کیا جائے لیکن اجلاس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوا ہے کہ اس سے مقبوضہ کشمیر کو بھارت میں ضم کر لینے کا منصوبہ خاک میں مل گیا ہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق حفاظتی کونسل کے اندر اور بیرونی سفارتی حلقوں میں پاکستان کی کوشش بار آور ہی نہیں رہیں بلکہ ان سے ٹھوس نتائج برآمد ہوئے ہیں ان میں سے سر فہرست یہ ہے کہ کشمیر کو بھارت میں ضم کر لینے کا بھارتی منصوبہ درہم برہم ہو کر رہ گیا ہے ان ذرائع کا کہنا ہے کہ پاکستان کا اصل منصوبہ یہی تھا کہ حفاظتی کونسل کا اجلاس بلا کر بھارت کے اس منصوبے کو طشت ازبام کر دیا جائے جس پر وہ کشمیر کو ضم کر لینے کے لئے عمل پیرا تھا۔ اور جس کے خلاف مقبوضہ ریاست میں زبردست احتجاج اور مظاہروں کا ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ وادی کی اس بے چینی کو عالمی رائے عامہ کے سامنے رکھنا از حد ضروری تھا تاکہ بھارت اپنے ناپاک ارادوں سے باز رہے چنانچہ حفاظتی کونسل کے اجلاس سے دنیا اب یہ جان گئی ہے کہ مقبوضہ ریاست میں حالات پر امن نہیں ہیں وہ اس ضمن میں بھارتی دعاوی کو ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں کہ مقبوضہ کشمیر کو بھارت میں ضم کیا جا چکا ہے، علاوہ ازیں شیخ عبداللہ کی رہائی کے ضمن میں بھی پاکستان کی کوشش کچھ کم اہم نہیں ہیں۔

● لندن ۲۱ مئی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ پاکستان کشمیریوں کو حق خود ارادیت دلا کر رہے گا۔ آپ پرسوں شب نیویارک سے لندن پہنچنے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے آپ نے کہا کہ پاکستان کا مقصد کشمیر پر قبضہ کرنا نہیں ہے وہ صرف یہ چاہتا ہے کہ کشمیریوں کو حق خود ارادیت دلائے اور پھر یہ کشمیریوں کا کام ہے کہ پاکستان یا بھارت میں سے کس کے ساتھ شمول کا فیصلہ کرتے ہیں، مسٹر بھٹو نے حفاظتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کونسل کا اجلاس ہمارے حق میں ہمدردانہ رائے رکھتے ہوئے ملتوی ہوا ہے، آپ نے کہا کہ اس بحث کا ایک فائدہ یہ ہوا ہے کہ بھارت شیخ عبداللہ کو رہا کرنے پر مجبور ہو گیا آپ نے کہا کہ حفاظتی کونسل نے مسئلہ پر بحث دو امور کو مد نظر رکھتے ہوئے ملتوی کی ہے ان میں سے ایک شیخ عبداللہ کی صدر ایوب سے بات چیت کی تجویز اور دوسرا پاکستان اور بھارت کے وزرائے داخلہ کے درمیان ملاقات ہے۔

● پیکنگ ۲۱ مئی۔ یہاں اس امر کا اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ کے ایک طیارہ نے کوانگ تونگ صوبہ کے ایک جزیرہ پر پرواز کر کے چین کی فضائی سرحدوں کی خلاف ورزی کی ہے۔ یہ واقعہ ۱۹ مئی کو پیش آیا۔ چین نے ۲۸۹ ویں دفعہ امریکہ سے شدید احتجاج کرتے ہوئے مزید خلاف ورزیوں پر اسے زبردست انتباہ کیا ہے۔

● لندن ۲۱ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ وسطی افریقہ میں برطانیہ کا زیر حفاظت ملک، جنوبی روڈیشیا ۲۴ اکتوبر کو آزاد ہو جائے گا۔ آزادی کے بعد اس کا نام جمہوریہ زمبیا رکھا جائیگا۔ جنوبی روڈیشیا کے وزیر اعظم ڈاکٹر کینتھ کونڈا نئی جمہوریہ کے پہلے صدر ہوں گے۔ جنوبی روڈیشیا کا رقبہ ۲۸۸۱۳۰ مربع میل ہے جو انگلستان کے رقبہ سے پانچ گنا ہے۔

● گھوڑا مارا۔ ۲۱ مئی۔ بھارت میں فرقہ وارانہ تشدد کا جس بری طرح مسلمان شکار ہوئے وہ اگرچہ اب ڈھکی چھپی بات نہیں رہی لیکن ظلم کی انتہا یہ ہے کہ اب انہیں ہی فسادات کا ذمہ دار ٹھہرایا جا رہا ہے۔ فسادات کی آگ بھڑکانے کا الزام میں انہی پر مقدمے قائم کر کے انہیں بری طرح ہراساں کیا جا رہا ہے۔ اس امر کا انکشاف حال ہی میں بھارت سے آنیوالے مہاجرین نے کیا ہے جو سر کردہ مسلمان گرفتاری کے خوف سے پاکستان بھاگ آنے کی کوشش کرتا ہے اسے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے تحت دھر لیا جاتا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اب تک مغربی بنگال اور کلکتہ سے ایسے دو سو مظلوم گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

● اسلام آباد۔ ۲۱ مئی۔ پاکستان اور رومانیہ کے درمیان کل یہاں ایک تجارتی معاہدے پر دستخط ہو گئے جس کے تحت دونوں ملک ایک دوسرے کو پونڈ سٹرلنگ میں ادائیگیاں کریں گے۔ معاہدے کی مدت ایک برس ہے لیکن ہر برس کے بعد مزید ایک برس کے لئے اس میں توسیع ہو سکے گی۔

معاہدے کے تحت دونوں ملک ایک دوسرے کو تجارت اور مال و اسباب کی نقل و حمل اور جہازرانی وغیرہ میں ہر وہ سہولت بہم پہنچائیں گے جو کوئی ایک قوم دوسری قوم کو پہنچا سکتی ہے۔ یہ پہلا بین الاقوامی معاہدہ ہے جو پاکستان کے نئے دارالحکومت اسلام آباد میں طے پایا اور پہلا تجارتی معاہدہ ہے جو رومانیہ کے ساتھ کیا گیا۔

● نئی دہلی۔ ۲۱ مئی۔ شیخ عبداللہ نے کہا ہے کہ اگر ان کے دورہ پاکستان سے مسئلہ کشمیر کے بارے میں پاکستان اور بھارت کے درمیان کوئی مشترکہ بنیاد مل گئی تو صدر ایوب پنڈت نہرو سے بات چیت کے لئے نئی دہلی آئیں گے۔ پاکستان جانے سے قبل وزیر اعظم سے اپنی بات چیت کا دوسرا مرحلہ شروع کرنے کے لئے نئی دہلی پہنچنے پر شیخ عبداللہ اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

● سری نگر ۲۱ مئی۔ شیخ محمد عبداللہ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو سے بات چیت کرنے کے لئے نئی دہلی روانہ ہو گئے۔ پنڈت نہرو سے ملاقات کے بعد وہ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں سے بات چیت کرنے کے لئے راولپنڈی جائیں گے وہ پنڈت نہرو کے لئے تازہ پھل اور کشمیری شہد اور صدر ایوب کے لئے بادام اور زعفران لے کر روانہ ہوئے ہیں۔ ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں کو انہوں نے بتایا کہ میں پاکستان کا دورہ پہلی بار کر رہا ہوں اس سے قبل ۱۹۴۶ء میں پاکستانی علاقہ میں گیا تھا۔

● دمشق ۲۱ مئی۔ گزشتہ روز یہاں دس افراد کے خلاف فرد جرم عائد کی گئی ہے کہ انہوں نے حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے مسلح بغاوت کرنے کی سازش کی ہے۔ قومی سکیورٹی کورٹ کے صدر کرنل صلاح الدامی نے اعلان کیا ہے کہ ملزموں کے خلاف ۲۵ مئی سے مقدمہ کی سماعت شروع ہو گی انہوں نے بتایا کہ ملزموں نے پوچھ گچھ کے دوران اقبالی جرم کیا ہے کہ انہیں یہاں ایک عرب ملک کے سفارتخانہ کی تائید حاصل ہے۔

ملزموں میں سے دو افراد کو فوج سے سبکدوش کیا گیا تھا جنہوں نے بعد ازاں حکومت کے خلاف سازشیں شروع کر دیں۔ اب انہوں نے جنوبی شام کے علاقہ میں سویڈیا اور جبل اور روز کے علاقہ میں فوجی کیمپوں پر حملہ کرنے کا منصوبہ تیار کیا تھا۔

● پیکنگ ۲۱ مئی۔ سرکاری ذرائع کی اطلاع کے مطابق یمن کے صدر سلال نے چین کا دورہ کرنے کی دعوت قبول کر لی ہے۔ خیال ہے کہ وہ موسم سرما کے آغاز میں چین جائیں گے۔ چین کے دورے سے قبل صدر سلال بھارت کا بھی دورہ کریں گے۔

● نئی دہلی ۲۱ مئی۔ جبل پور سے موصول شدہ اطلاع کے مطابق ایک قریبی شہر گڈر واڑہ میں ایک سٹیشن ویگن میں آگ لگ گئی اور اس میں سوار ۲۵ افراد ہلاک ہو گئے۔ بتایا گیا ہے ڈرائیور گاڑی کو قابو میں نہیں رکھ سکا جس کی وجہ سے وہ الٹ گئی اور اس میں آگ لگ گئی۔ ابھی تک صرف ۸ لاشیں ملبے سے ملی ہیں۔ ڈرائیور شعلوں میں سے بچ کر نکلنے میں کامیاب ہو گیا لیکن بعد میں وہ ہسپتال جا کر چل بسا۔

● راولپنڈی ۲۱ مئی کل شام راولپنڈی میں شدید آندھی اور بارش سے عام زندگی میں تعطل آ گیا۔ خاصی تیز رفتار آندھی جو شام کو چلنا شروع ہوئی رات تک جاری رہی۔ اس سے پہلے دوپہر کو تھوڑے تھوڑے وقفے سے بارش ہوتی رہی۔ آندھی سے کئی درخت جڑوں سے اکھڑ گئے اور ٹیلیفون کا نظام کافی دیر تک معطل رہا۔

● کراچی ۲۱ مئی پاکستان کا ایک تجارتی وفد کل یوگوسلاویہ جائے گا وفد کی قیادت ایوان صنعت و تجارت کے صدر مسٹر گل کریں گے۔ مسٹر لطیف ابراہیم جمال۔ رفعت چوہدری۔ محمد حسین۔ ضیاء الدین شیخ اور مسٹر رفیق وفد میں شامل ہونگے وفد دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کی توسیع کے امکانات کا جائزہ لے گا۔

● بھونیشور (بہار) ۲۱ مئی یہاں سے تقریباً تین سو میل دور تریولی ریلوے سٹیشن پر ہندوؤں اور پولیس میں زبردست تصادم ہوا۔ پولیس نے بلوائیوں پر گولی چلادی جس کے نتیجہ میں پانچ ہندو ہلاک اور آٹھ زخمی ہوئے۔

سرکاری رپورٹ کے مطابق مشرقی پاکستان سے منتقل ہونے والے یہ ہندو شرنارتھیوں کے کیمپ سے نکل کر ریلوے سٹیشن پر اس لئے پہنچے کہ مغربی بنگال جانے والی ٹرینوں پر سوار ہو کر کیمپ سے نکل جائیں۔ پلیٹ فارم پر پولیس کا سخت پہرہ تھا۔ چنانچہ شرنارتھیوں نے پولیس پر پتھراؤ کیا جس کی وجہ سے پولیس کے بارہ افسر زخمی ہوئے۔ جواباً پولیس نے گولی چلا دی جس میں پانچ شرنارتھی ہلاک اور آٹھ زخمی ہوئے۔

● راولپنڈی ۲۱ مئی۔ قومی اقتصادی کونسل نے کل دیہی ترقیاتی پروگراموں کے لئے چالیس کروڑ روپے مخصوص کئے ہیں۔ ان میں سے ۲۵ کروڑ مشرقی پاکستان اور ۱۵ کروڑ مغربی پاکستان کے دیہی ترقیاتی پروگراموں کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔ موجودہ پروگرام تیس کروڑ روپے کا ہے اقتصادی کونسل نے ۱۰ ارب ۵۵ کروڑ روپے کا سالانہ ترقیاتی پروگرام بھی منظور کیا ہے۔

اقتصادی کونسل کا اجلاس کل یہاں صدر ایوب کی صدارت میں ہوا جس میں دونوں صوبائی گورنروں مرکزی وزراء اور منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر سعید حسن بھی شریک ہوئے۔

● پورٹ سعید (مصر) ۲۱ مئی روسی وزیر اعظم مسٹر نکیتا خروشیف گزشتہ روز وہ یادگار دیکھنے گئے جو ۵۶ء کے شہداء کی یاد میں یہاں سے نصف میل کے فاصلہ پر قائم کی گئی ہے اور جہاں مصر کے وہ سپوت ابدی نیند سو رہے ہیں جو برطانیہ، فرانس اور اسرائیل کی مشترکہ جارحیت کے مقابلے میں شہید ہو گئے تھے۔ پورٹ سعید ریلوے سٹیشن سے اس یادگار تک روسی وزیر اعظم کی حفاظت کے لئے تار کھچائے گئے تھے۔ یادگار پر ہزاروں مصریوں نے پرجوش نعروں کے ساتھ اپنے مہمان کا استقبال کیا۔ اس موقع پر تقریب کا افتتاح قرآن کی ان آیات کی تلاوت سے ہوا جن میں جہاد میں شہید ہونے والوں کو جنت کی خوشخبری سنائی گئی ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴